خون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳ / ۲۸	یکم ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ ۲۵ شہادت ۱۳۵۳ھش ۲۵ اپریل ۱۹۷۴ء	نمبر ۹۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۲۳ شہادت کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۴ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعفِ قلب اور طبیعت میں گھبراہٹ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۳ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کو کل دوپہر تک تکلیف میں قدرے فرق تھا مگر آج پھر بہت تکلیف رہی جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احبابِ جماعت درد والحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص کے نتیجہ میں محترم نواب زادہ صاحب مدظلہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور صحت وعافیت کے ساتھ عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین

مفید علمی تقاریر

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام پندرہ روزہ تربیتی کلاس ایوانِ محمود میں ۱۹ راپریل ۱۹۷۴ء سے جاری ہے جس میں روزانہ بعد نمازِ عصر پانچ بجے سے پونے چھ بجے تک علمائے سلسلہ کی تقاریر کا مفید پروگرام رکھا گیا ہے احباب بھی اس پروگرام میں شامل ہو کر مستفید ہو سکتے ہیں۔ آج ۲۴ر اپریل کا پروگرام درج ذیل ہے:۔

موضوع: برکاتِ خلافت، مقرر: محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔

(ناظم تقاریر تربیتی کلاس)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

شریعت کا انحصار تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر ہے

مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم دی گئی ہے

"دولت مند اور متموّل لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں اسی لئے خدا تعالیٰ نے مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ متّقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ پس مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔ دینی خدمات کے لئے متموّل لوگوں کو بڑے بڑے مواقع مل جاتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ نے پوچھا ابو بکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب میں کہا۔ اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب دیا کہ نصف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے وہی اُن کے مراتب میں فرق ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۵)

مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۶)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کے پیشِ نظر اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور جو لازمی چندہ جات واجب الادا ہیں ان کی بروقت ادائیگی میں ہمہ تن کوشاں ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ مخلصینِ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ماہ شہادت ۱۳۵۳ھ

اعداء اللہ کے سرغنوں کا حشر

گزشتہ شمارہ میں ہم نے ایسے ناسمجھ لوگوں کا ذکر کیا تھا جو اللہ تعالیٰ پر یہ بدظنی کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ سمیع و بصیر اور علیم و خبیر نہیں ہے۔ اسی لئے اپنی جہالت کی وجہ سے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو گناہ وہ لوگوں سے چھپ کر کرتے ہیں وہ نعوذ باللہ خدا سے بھی پوشیدہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ حٰمٓ السجدہ میں ایسے لوگوں کو اپنا دشمن قرار دیا ہے اور ان کے عبرتناک انجام کی خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰہِ اِلَی النَّارِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ (آیت ۲۰)۔ ہم نے بتایا تھا کہ آج دنیا میں گناہوں کی بے انداز کثرت کا سبب یہی ہے کہ لوگوں کو (اور ان میں سے بھی علی الخصوص مغربی اقوام کے افراد کو) اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں رہا ہے اور وہ پکے دہریئے بن چکے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو برائے نام اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتے ہیں سو ان کی بھی یہ حالت ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو فی الاصل سمیع و بصیر اور علیم و خبیر نہیں سمجھتے اور اگر واقعی سمجھتے تو وہ گناہوں کے ارتکاب پر اس قدر دلیری نہ دکھاتے۔ ان کی اس جہالت اور بدظنی کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا دشمن (اَعْدَآءُ اللّٰہِ) قرار دیا ہے۔

سورۃ حٰمٓ السجدہ کی اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور قسم کے نافرمان لوگوں کا ذکر کر کے انہیں بھی اَعْدَآءُ اللّٰہِ یعنی اپنا دشمن قرار دیا ہے۔ وہ کون لوگ ہیں اور ان کی نافرمانی اور جرم کی نوعیت کیا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ وہ لوگ بھی جو اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور مرسلوں کو قبول نہیں کرتے بلکہ ان کی مخالفت کرتے اور انہیں اذیتیں پہنچاتے ہیں اور اس طرح حق کی اشاعت کی راہ میں روڑے اٹکاتے اور لوگوں پر ہدایت کی راہیں مسدود کرتے ہیں وہ بھی اَعْدَآءُ اللّٰہِ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا وَّلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِیْهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت ۲۷ تا ۲۹)

ترجمہ:- اور کفار نے کہا اس قرآن کی تعلیم مت سنو اور اس کے سنانے کے وقت شور مچا دو تاکہ اس طرح تم غالب آجاؤ۔ سو اس کے نتیجہ میں ہم کفار کو ضرور سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ان کے بدترین اعمال کی جزاء ان کو دیں گے۔ اور اللہ کے دشمنوں کی جزاء یہی ہے یعنی آگ۔ اس میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والا گھر ان کو ملے گا اسلئے کہ وہ ہماری آیتوں کا بضد انکار کرتے تھے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ان منکروں کو جو شور و غوغا کر کے اشاعتِ قرآن کی راہ میں رکاوٹیں ڈالتے تھے اپنا دشمن قرار دیا ہے اور انہیں دردناک عذاب سے خبردار فرمایا ہے۔ مامورینِ الٰہی کے مخالفین اور معاندین کا ہمیشہ سے ہی یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ حق کی اشاعت پر قدغن لگانے سے باز نہیں آتے اور اشاعت حق کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر کے فساد فی الارض کے ضرور مرتکب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنا دشمن قرار دے کر انہیں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اس دنیا میں وہ انہیں ناکام و نامراد کر کے کیفر کردار تک پہنچاتا ہے اور اگلے جہان میں ان کے لئے اس نے دردناک عذاب مقدر کر رکھا ہے۔ جسے خدا اپنا دشمن قرار دیتا ہے وہ بھلا اپنے مقصد میں کیسے کامیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہیں اور حق دنیا میں غالب نہ آئے۔ خدا کے دشمن خائب و خاسر ہوئے بغیر نہیں رہتے برخلاف اس کے حق غالب آکر رہتا ہے۔

اسی ضمن میں غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ حٰمٓ السجدہ میں خدا کو علیم و خبیر نہ سمجھتے ہوئے گناہوں پر دلیری کرنے والوں اور مامورینِ الٰہی کی مخالفت کرنے والوں کو ایک ساتھ اپنا دشمن قرار دیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مامورینِ الٰہی کی مخالفت کرنے والے بالعموم وہی لوگ ہوتے ہیں جو ہر قسم کی برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں اور دیدہ دلیری سے گناہوں کا ارتکاب کرنا جن کا شیوہ ہوتا ہے۔ ان کی اس حالت کی اصلاح کے لئے مامورینِ الٰہی مبعوث ہوتے ہیں اور وہ اپنی اصلاح کرنے کی بجائے الٹا مامورینِ الٰہی کی مخالفت پر آمادہ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اس طرح وہ دوہرے عذاب کے مستحق ٹھہرتے ہیں ایک دلیری کے ساتھ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے اور دوسرے مامورینِ الٰہی کی مخالفت اور ایذاء رسانی کی وجہ سے۔

مخالفینِ حق میں سے جو لوگ ان کے سرغنہ ہوتے ہیں اور اپنی اس حیثیت میں دوسروں کو بدراہ کرنے کا موجب بنتے ہیں ان کا انجام اور بھی زیادہ عبرتناک ہوتا ہے۔ ان کو ملنے والے عذاب کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جب آخرت میں مامورینِ الٰہی کے مخالفین کو ان کے اعداء اللہ ہونے کی بناء پر دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا تو وہ خدا سے التجاء کریں گے کہ جو لوگ انہیں گمراہ کیا کرتے تھے اور انہیں مامورینِ الٰہی کی مخالفت پر اکسایا کرتے تھے انہیں ان کے حوالے کیا جائے تاکہ وہ خود انہیں ذلیل کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس التجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۰)

ترجمہ:- اور حق کا انکار کرنے والے کہیں گے کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں جنّ و انس میں سے وہ لوگ دکھا جو ہمیں گمراہ کیا کرتے تھے تاکہ ہم ان کو اپنے پیروں کے نیچے مسلیں اور اس کے نتیجہ میں وہ ذلیل ترین لوگ بن جائیں۔

الغرض مامورینِ الٰہی کی مخالفت کرنے اور اشاعتِ حق کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے والے مامورینِ الٰہی کے ہی دشمن نہیں ہوتے بلکہ وہ انہیں بھیجنے اور مبعوث کرنیوالے یعنی خدائے قادر و عزیز کے دشمن ہوتے ہیں اس لئے وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ قادر و عزیز خدا ان کے ہر مخالفانہ منصوبے کو ناکام اور درہم برہم کر کے رکھ دیتا ہے اور دنیا کو بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ (الانبیاء آیت ۱۹) کا نظارہ دکھا کر رہتا ہے۔

نصرت جہاں کے تعلیمی اداروں کا غیروں پر اثر

نصرت جہاں کے تحت جاری کردہ تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول گومہ پوٹسن (غانا) کے پرنسپل مکرم شریف احمد صاحب اپنے خط مورخہ ۲/۴/۷۴ میں لکھتے ہیں:"چند فوٹو ارسال کر رہا ہوں۔ ان سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے افریقی بھائی نصرت جہاں کے اداروں کی کارکردگی دیکھ کر کس طرح اس الٰہی سکیم کی تائید کر رہے ہیں۔ تمام چھوٹے بڑے مرد و زن بلا امتیاز دعا و عمل میں مصروف ہیں۔ سکولوں اور ہسپتالوں نے غانا میں ایک بڑا انقلاب برپا کر دیا ہے۔ لوگوں کی احمدیت کی طرف توجہ ہر آن بڑھتی جا رہی ہے۔ اب کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پر احمدیت کی آواز نہ پہنچی ہو۔ یہ محض خدا کا فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں ہیں اور ہمارے ڈاکٹروں اور ٹیچروں کی محنت کہ اب اپنے کیا غیر بھی ہمارے ساتھ شامل ہو کر خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر ایک بات کرنے سے انکار نہیں سکتا وہ یہ ہے کہ جب میں پیرا ماؤنٹ چیف کونسل کی میٹنگ پر اپنے سکول کے بارے میں خطاب کرنے گیا تو پیرا ماؤنٹ چیف نے اپنی تقریر میں ہمارے ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے بارے میں کہا۔ "مجھے معلوم نہیں کہ احمدی ڈاکٹر ہوا میں آپریشن کرتے ہیں ادھر آپریشن کرتے ہیں اور ادھر کچھ دنوں کے بعد مریض خوشی خوشی اپنے گھر کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔" اس بات سے بھی صاف ظاہر ہے کہ احمدیت کا اثر کس طرح لوگوں کے دلوں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت دے اور آپ کے مقاصد دینیہ کی تکمیل کے اعلیٰ انتظامات فرمائے اور اسلام کو غلبہ و ترقی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سب کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق مخالفین کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا جواب

تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء

(۳)

تیسرا الزام جس کا میں جواب دینا چاہتا ہوں یہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعویٰ کیا ہے
آہ یہ کیا غضب ہے کہ جو شخص غلام احمد ہونے کا دعویدار ہو اور جسے احمد کی غلامی پر فخر ہو اس پر یہ اتہام کہ وہ اپنے آقا سے بڑھ گیا۔ کون آقا؟ وہ آقائے نامدار جس کی نسبت یہ غلام احمد کہتا ہے۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔"
(کشتی نوح صفحہ ۱۳ سنہ ۱۹۰۲ء)

پھر تحریر فرماتے ہیں:
"عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔"
(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

اور سنو یہ معلم جس نے جماعت کو تعلیم دی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کیا ترانہ گاتا ہے

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم اُو بے شمار
تاجدار ہفت کشور آفتاب شرق و غرب
بادشاہ ملک و ملت ملجاء ہر خاکسار

نیز فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است

آپ کے اس نعتیہ کلام کو لوگوں نے فخر کے طور پر اپنے نام سے شائع کیا۔
پھر اس کی غیرت کو دیکھو جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکھتا ہے وہ ہر ایک سے صلح کرنے پر آمادہ ہے مگر اس شخص سے صلح پر راضی نہیں جو اس کے آقا کی بے ادبی کرے ایسے شخص کو وہ للکار کر کہتا ہے۔

"ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا ہے"
"پیغام صلح"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دل میں اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شریعت اسلامی کے احترام کے لئے کس درجہ اضطراب تھا۔ آپ اپنے قلبی اضطراب کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

"اس زمانہ میں جو کچھ دین اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے الحاد و ارتداد کا دروازہ کھلا کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانہ میں بھی مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریم کی کی گئی دکھا۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۱)

حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فدائی اور عاشق پر یہ اتہام کہ وہ حضرت سید المطہرین محبوب رب العزت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے نفس کو فضیلت دیتا ہے

یہ ہیں وہ دل کی باتیں جن پر پردہ ڈال کر ہمارے مخالفین نے اپنے اس دلآزار الزام کو ثابت کرنے کے لئے انتہائی دھوکہ اور فریب سے کام لیا ہے چنانچہ اول نے اپنے اعتراض کے ثبوت میں دو عبارتیں درج کی ہیں ایک براہین احمدیہ صفحہ ۵۶ کی یہ عبارت کہ آپ نے لکھا ہے کہ میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے اور دوسری تحفہ گولڑویہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں حالانکہ براہین احمدیہ پیش کردہ حوالہ میں معجزات کا لفظ ہی نہیں بلکہ حضور فرماتے ہیں:

"ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے"

اس عبارت میں معترضین نے لفظ نشان کی جگہ معجزات کا لفظ اپنی طرف سے لکھ دیا تا وہ مخلوق خدا کو یہ دھوکا دے سکیں کہ اس عبارت میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد کے بالمقابل اپنے معجزات کی تعداد زیادہ بتائی ہے اور اس طرح معاذ اللہ فضیلت کا دعوے کیا ہے۔ حضور کی عبارت میں لفظ نشان ہے اور ظاہر ہے کہ ہر نشان معجزہ نہیں ہوتا۔ البتہ ہر معجزہ نشان ہوتا ہے بلکہ نشانات کا مجموعہ۔ پھر حضور تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:

"پھر یہ پیشگوئیاں کچھ ایک دو پیشگوئیاں نہیں بلکہ اسی قسم کی سو سے زیادہ پیشگوئیاں ہیں جو کتاب تریاق القلوب میں درج ہیں۔ پھر ان سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا اور بار بار احمد بیگ کے داماد یا آتھم کا ذکر کرنا کس قدر مخلوق کو دھوکا دینا ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔"
(صفحہ ۳۹، ۴۰)

اس عبارت میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات کا ذکر ہے یہ بطور مثال ہے نہ کہ معجزات کی کل تعداد بیان کرنا منشاء مقصود ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے اپنی پیشگوئیوں کی تعداد سو بتائی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات بتائے ہیں اور ایک معجزہ تو کئی کئی نشانوں پر مشتمل ہو سکتا ہے مگر ایک نشان کئی معجزوں پر مشتمل نہیں ہو سکتا۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جن تین ہزار معجزات کا حضور نے ذکر فرمایا ہے یہ کل معجزات نہیں بلکہ یہ صرف وہ معجزات ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سامنے ظاہر ہوئے۔ چنانچہ خود حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو چاروں طرف سے چمک رہے ہیں وہ کیونکر چھپ سکتے ہیں۔ صرف وہ معجزات جو صحابہ کی شہادتوں سے ثابت ہیں وہ تین ہزار معجزہ ہے اور پیشگوئیاں تو دس ہزار سے بھی زیادہ ہوں گی جو اپنے وقتوں پر پوری ہو گئیں اور پوری ہوتی جاتی ہیں۔ ماسوا اس کے بعض معجزات اور پیشگوئیاں قرآن شریف کی ایسی ہیں کہ ہمارے لئے بھی اس زمانہ میں محسوس اور مشہود کا علم رکھتی ہیں اور کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔"

(تصدیق النبی صفحہ ۲۰)

پس ثابت ہوا کہ تین ہزار معجزات سے مراد وہ معجزات ہیں جو صحابہ کرامؓ کی شہادتوں سے ثابت ہیں۔ نیز پیشگوئیاں ان معجزات میں شامل نہیں وہ معجزات کے علاوہ ہیں اور وہ پیشگوئیاں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہوئیں ان کی تعداد حضور نے دس ہزار سے زائد بتائی ہے جبکہ اپنی پیشگوئیوں کی تعداد سو کے قریب بتائی۔ ماسوا ان تین ہزار معجزات کے آپ یہ خود تسلیم فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بھی معجزات اور پیشگوئیاں ہیں جو ہمارے زمانہ میں محسوس ومشہود کا علم رکھتی ہیں۔

معجزاتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حضور نے اپنا اعتقاد یوں بیان فرمایا آپ فرماتے ہیں:۔

"اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ مر گئے مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آرہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی۔ تتمہ صفحہ ۳۵)

حضور کے اس ارشاد سے یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ کسی ذاتی معجزہ کے مدعی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزات ہیں اور لاریب وہ سمندر کی مانند ہیں جس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔ اسی لئے آپ فرماتے ہیں:۔

كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ
تَعَلَّمَ۔

ہمارے مخالفین نے اپنے ناپاک الزام کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو بھی پیش کیا ہے:۔

لہ خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی اس کے لئے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج کا اب کیا تو انکار کرے گا۔

مجھے تعجب ہے کہ اس شعر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی کونسی بات ہمارے مخالفوں کو نظر آئی۔ اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بیان کہ میرے لئے چاند اور سورج گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ تو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی خدا سے علم پا کر یہ خبر دی تھی کہ سچے مہدی کے لئے خدا تعالیٰ رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند کے گرہن کا نشان ظاہر کرے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ان لمھدینا آیتین
لم تکونا منذ خلق السموٰت
والارض ینکسف القمر
لاول لیلۃ من رمضان
وتنکسف الشمس فی
النصف منہ۔

یعنی جو مہدی ہمارا ہوگا اور جب دعویٰ کرے گا تو لوگ اس کی مخالفت کریں گے خدا تعالیٰ اس کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے رمضان کے مہینے میں دو نشان ظاہر کرے گا جو اس سے پیشتر جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی مامور و مرسل کے زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئے اور وہ نشان یہ ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں چاند اپنی گرہن کی تاریخوں یعنی ۱۳-۱۴-۱۵ میں سے تیرھویں تاریخ کو گرہن لگے گا اور سورج کے گرہن کے دن جو قانونِ قدرت میں ۲۷، ۲۸-۲۹ مقرر ہیں اس کے درمیانی دن یعنی ۲۸ تاریخ کو اسی ماہ میں گرہن لگے گا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا یہ نشان ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں پورا ہوا۔ چونکہ یہ نشان مخصوص طور پر امام مہدی علیہ السلام کی سچائی کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا اور جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ مہدی معہود ہیں اور لوگوں نے آپ کی مخالفت کی تو خدا نے فرمودۂ رسولؐ کے مطابق یہ نشان ظاہر کر دیا اور اس حدیثِ نبوی نے تصدیق کر دی کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی سچے مہدی ہیں۔ اور یہ حدیث یہ بھی بتاتی ہے کہ سچا مہدی ان دونوں نشانوں کو اپنی صداقت کے لئے پیش کرے گا کیونکہ حدیث میں "ل" انتفاع کا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ دونوں نشان بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی دلیل ہیں۔ پس ان اشعار میں کسی فضیلت کا اظہار مقصود نہیں بلکہ حدیث کی منشاء کے مطابق حدیث کے پورے ہونے کا اظہار ہے اور منکروں کو کہا گیا کہ فرمودۂ رسولؐ کے مطابق یہ دونوں نشان میری تائید میں ظاہر ہو چکے ہیں لہٰذا مجھے قبول کر لینا چاہیئے۔

اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ اس شعر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف چاند گرہن کا ذکر ہے اور اپنے لئے چاند اور سورج کے گرہن کا تو اس فرق کے بیان سے بھی کسی فضیلت کا اظہار نہیں ہوتا کیونکہ وہ شخص جو اپنے دعوے کی تائید میں دو گواہ پیش کرنے کا محتاج ہو اس سے افضل ہو سکتا ہے جس کا دعویٰ صرف ایک گواہ سے ہی ثابت ہو جائے۔

ظاہر ہے کہ جو دعویٰ صرف ایک گواہ کی گواہی سے صادق قرار پائے وہ تو زیادہ روشن اور قوی ہوا بہ نسبت اس دعویٰ کے جس کے لئے دو گواہوں کی ضرورت پڑے۔ ماسوا اس کے یہ اعتراض کرنے والے اس شعر کے ماقبل اشعار بھی لکھ دیتے تو وہ پبلک کو یہ دھوکا نہیں دے سکتے تھے کہ معاذ اللہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعویٰ کیا کیونکہ حضور فرماتے ہیں

وانی ورثت المال مال محمدٍ
فما انا الا آلہ المتخیر

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وارث بنایا گیا پس میں اس کی آل برگزیدہ ہوں جس کا ورثہ مجھے مل گیا۔

پس امام مہدی علیہ السلام کا اپنی صداقت کے لئے کسوف وخسوف کا نشان پیش کرنا اسی صورت میں نشان ٹھہر سکتا ہے جبکہ مخبر صادق نے اس کی خبر دی ہو۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں یہ خبر نہ ہوتی تو یہ نشان کیونکر ہو سکتا تھا۔ پس دراصل یہ تینوں نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ہی نشان ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابت یہ کہنا کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعویٰ کیا ہے سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے غلامی کی نسبت حاصل تھی جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

"اب وہ زمانہ آگیا ہے جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں۔ جس کے نام کی بے عزتی کی گئی۔ جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں سچا اور سچوں کا سردار ہے اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا۔ اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں۔"

آپ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل اپنے آپ کو بے حقیقت محض قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(باقی)

والدین متوجہ ہوں

ایسے احمدی والدین جن کے بچے امسال میٹرک۔ ایف۔اے۔ بی۔اے اور ایم۔اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور انہوں نے ان کی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جو اس امر کے خواہشمند ہیں کہ ان کے بچے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ سلسلہ بجا لائیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے بچوں کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں ان کے داخلہ کے بارہ میں کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۱۶۳۲

میں چوہدری مبارک احمد سلیم ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۸۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ مبارک احمد سلیم ۵۲۴ جناح کالونی لائل پور۔ گواہ شد:۔ ایس، اے قادر محلہ دارالبرکات دھوبی گھاٹ لائل پور۔ گواہ شد:۔ ظفر اللہ خان ولد چوہدری محمد حسین صاحب پیپلز کالونی لائلپور

مسل نمبر ۲۱۶۳۳

میں محمد الیاس ولد امام دین صاحب قوم انصاری پیشہ مزدوری عمر ۶۰ سال۔ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ۔ آج بتاریخ ۱۸/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان ایک عدد رقبہ چار مرلہ زمین مالیت مبلغ -/۱۵۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار از پسر آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت ۱۵/۳/۷۴ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ محمد الیاس بقلم خود تتلے عالی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ محمد رمضان ولد امام دین صاحب تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ محمد یعقوب عالم ولد محمد الیاس صاحب تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۳۴

میں آنسہ رشید زوجہ میاں رشید احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ -/۳۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۱۶ تولہ قیمت -/۸۸۰۰ ″

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ آنسہ رشید زوجہ میاں رشید احمد صاحب احمدیہ منزل موتی بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ میاں رشید احمد ابن میاں غلام احمد صاحب (خاوند موصیہ) گواہ شد:۔ میاں نصیر احمد ابن میاں غلام احمد صاحب۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ حافظ آباد

مسل نمبر ۲۱۶۳۵

میں بشیر احمد ولد نواب دین صاحب قوم کشمیری پیشہ بے کار عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ نقد رقم مبلغ -/۴۵۲۴ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ بشیر احمد ولد نواب دین C/O مجید احمد صاحب بٹ۔ مینٹل ہسپتال لاہور۔ گواہ شد:۔ عطاء الرحمن قریشی۔ صدر حلقہ کینال پارک لاہور۔ گواہ شد مجید احمد بٹ سیکرٹری مال حلقہ کینال پارک لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۶۳۶

میں رقیہ بیگم زوجہ عبدالحق صاحب لوبک قوم لوبک پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ رقیہ بیگم زوجہ عبدالحق لوبک مکان نمبر ۵/۲۵ محلہ دارالرحمت شرقی ب۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ عبدالحق لوبک (خاوند موصیہ) ربوہ۔ گواہ شد:۔ صوفی عبدالغفور کارکن وقف جدید۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۶۳۷

میں سید ناصر احمد ولد سید محمد احمد صاحب۔ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۳۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ سید ناصر احمد شیرازی انٹرنیشنل وکٹوریہ روڈ کراچی ۳۱۔ گواہ شد:۔ محمد غیاث ولد عباس علی صاحب سیکرٹری مال حلقہ ناظم آباد کراچی وصیت نمبر ۱۶۰۴۳۔ گواہ شد:۔ سید سعید خالد ولد عبدالرحیم صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۶۳۸

میں صبیحہ مرزا بنت مرزا محمد ادریس صاحب قوم مغل پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد بطور جیب خرچ اسوقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ صبیحہ مرزا بنت مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا۔ محلہ دارالصدر جنوبی تحریک جدید کوارٹر نمبر ۴۶ ربوہ۔ گواہ شد:۔ میمونہ صوفیہ وصیت ۱۵۵۴ کوارٹر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ حکیم خورشید احمد صدر محلہ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ امۃ الرشید بیگم میاں عبدالرحیم احمد صاحب نائب صدر موصیات محلہ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۳۹

میں سید وودا احمد ساجد ولد سید محمود احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۹۲ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ سید وودا احمد ساجد موسے والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ انعام الحق کوثر مربی سلسلہ احمدیہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد:۔ سید محمود احمد ولد سید حسین علی شاہ سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید سے متعلقہ عہدیداران و احبابِ جماعت کی فوری توجہ کیلئے

وعدہ جات بھجوانے کی مقررہ تاریخ قریب آرہی ہے

وقفِ جدید کے وعدہ جات بھجوانے کے لئے مقررہ تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء قریب آرہی ہے لیکن کئی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں تاحال موصول نہیں ہوئیں یہ کام مقررہ تاریخ کے اندر مکمل ہو جانا چاہیئے کیونکہ اس کے بعد زیادہ تر توجہ وصولی کی طرف دی جاتی ہے اِس لئے امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال وقفِ جدید سے درخواست ہے کہ وہ اِس کام کو معیّنہ تاریخ سے قبل ہی پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور کوشش فرمائیں کہ جماعت کا ہر فرد بچہ ہو یا بوڑھا اِس تحریک میں شامل ہو اور وعدہ جات کی مکمل فہرستیں دفتر ہذا میں بروقت پہنچ جائیں۔

یہ امر ملحوظِ خاطر رہے کہ وقفِ جدید کا بجٹ امسال گذشتہ سال کی نسبتاً قریباً دوگنا ہے اِس لئے وعدہ جات بھجواتے وقت اِس امر کا خیال رکھا جائے کہ گذشتہ سال کی نسبت آپ کی جماعت کے چندہ وقفِ جدید کی وصولی دوگنی ہو تا کہ معیّنہ بجٹ پورا ہو سکے اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے اور اپنے دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے آمین۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

دُعائے مغفرت

بروز جمعرات بتاریخ ۲۸/۳/۷۴ بوقت ۷ بجے شام میری والدہ ماجدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ آپ کا جنازہ بروز جمعہ بتاریخ ۲۹/۳/۷۴ ساڑھے چار بجے شام ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نمازِ مغرب و عشاء کے بعد مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان نے قبر پر دعا کرائی۔

مرحومہ کو یہ سعادت حاصل تھی اور جسے وہ فخر کے ساتھ بیان فرمایا کرتی تھیں کہ بچپن میں ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ دھلوائے اور کھانا پیش کیا۔

مرحومہ بزرگوارم میاں کمال الدین صاحب مرحوم آف میاں فیملی لاہور کی اہلیہ اور حضرت میاں تاج الدین صاحبؓ کی بڑی بہو تھیں۔ مرحومہ نے ۲ لڑکے میاں تیمور احمد چغتائی سیکشن آفیسر فنانس ڈیپارٹمنٹ پنجاب گورنمنٹ لاہور، خاکسار محمد اکبر اقبال اور چار لڑکیاں اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اکبر اقبال امیر جماعتِ احمدیہ۔ کنری۔ سندھ)

تحریک وقفِ زندگی اور لجنات اماء اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضلِ عمر رضی اللہ عنہ وقفِ زندگی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اس کی ایک حد تک ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر بھی ہے۔ اگر لجنہ اماء اللہ دین کی ضرورتوں اور وقت کی اہمیت کو اچھی طرح عورتوں کے ذہن نشین کرا دے تو سال کے اندر اندر جس طرح کہتے ہیں کہ زمین نے اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیا ہے اسی طرح عورتیں بھی اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیں۔ عورتوں کا کلیجہ اولاد ہوتی ہے اگر مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے اور دوسرے دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کرنے لگ جائیں۔"

(الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء)

لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق دین کی ضرورتوں اور وقفِ زندگی کی اہمیت کو آپ اپنے حلقہ کی عورتوں کے ذہن نشین کرائیں تاکہ مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں اور زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس نوجوان اپنے آپ کو وقف اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پیش کر سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے بھتیجے عزیزم حمید اللہ خان ۲۳/۳/۷۴ کو بمقام لندن وفات پا گئے تھے۔ عزیز مذکور مخلص احمدی تھے۔ ہر شخص سے نہایت خلوص اور خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ مرحوم اہلیہ اور تین بچیاں اور ایک صاحبزادہ چھوڑ کر بعمر ۴۶ سال اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ ان کا دل بفضل اللہ تعالیٰ ایمان سے پُر اور سینہ رُشد و ہدایت سے بھرپور تھا۔ اب ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچے ان کے چھوٹے بھائی خان عطاء اللہ خان کے ساتھ لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ یہ عزیزم عطاء اللہ خان کی عین خوش بختی ہے کہ وہ اپنے بچوں سے زیادہ بھائی کے بچوں کا خلوصِ دل سے خیال رکھتے ہیں۔ دوستوں اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم عطاء اللہ خان کے دینی اور دنیوی مدارج بلند کرے نیز عزیز حمید اللہ خان مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بچوں کے لئے پردۂ غیب سے پرورش کے اعلیٰ سامان مہیا فرمائے۔ آمین۔ (محمد ابراہیم خان آف کپور تھلہ۔ ربوہ)

ھُوَ الشَّافِی
درد سے پریشان ہو کر دانت مت نکلوائیے
اینٹی پائیوریا ۱۰/-
ANTI PYORRHOEA.
اینٹی کیریز ۱۰/-
ANTI CARIES.
استعمال کیجئے اور درد سے مستقل نجات پائیے
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
سٹاکسٹ:۔ کریم میڈیکل ہال امین پور بازار لائلپور
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا پاپلین، لٹھا، کیمرک، فلالین رنگنے اور پرنٹ بنانے والے
سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس
مقبول روڈ لائلپور
فون ملز ۷۹۴۶ — فون آفس منڈی گلی ۲۴۸۳ — فون آفس گول کپڑا ۶۳۵۴۱
ہر شہر کی مارکیٹ سے "سفینہ" کا مال طلب کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴